بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ جمعہ

بد اخلاقی – فساد کی جڑ

۱۴ اگست ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج ہمارے اکثر عربی اور اسلامی معاشروں میں فساد بہت زیادہ پھیل چکا ہے، اور فساد ایک جڑ ہے جس کی بہت سی مختلف شاخیں ہیں۔ جب فساد اپنی جڑوں اور اپنی متعدد و متنوع شاخوں کے ساتھ پھیل جاتا ہے تو شریعت اور قانون کی تاثیر مفلوج ہو جاتی ہے، قانون میں روک تھام کا کوئی مفہوم باقی نہیں رہتا، اور شریعتوں کی وہ ہیبت باقی نہیں رہتی جو دلوں میں اترتی ہے۔

لیکن اس فساد کا راز کیا ہے جو آج ہمارے اکثر معاشروں میں پھیلا ہوا ہے؟

مختصر بات یہ ہے: فساد کا سرچشمہ ہمیشہ **بد اخلاقی** میں پنہاں ہوتا ہے۔ جس کے اخلاق برے ہوں اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ بات کرے تو سچ بولے، جس کے اخلاق برے ہوں اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی سے وعدہ کرے تو وفا کرے، جس کے اخلاق برے ہوں اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ اسے کوئی ذمہ داری یا کام سونپا جائے تو وہ امانت دار ثابت ہو، اور جس کے اخلاق برے ہوں اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ اسے کسی سرحد کی نگرانی یا وطن کے دفاع کی ذمہ داری دی جائے تو وہ اس میں سچائی اور قربانی دکھائے۔ بد اخلاق انسان درحقیقت صرف اپنے نفس کی عبادت کرتا ہے، صرف اپنی ذات کے حق کا خیال

رکھتا ہے، اور اپنی حماقتوں، اپنی خواہشات اور اپنی نفسانی آرزوؤں کی خاطر ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

یہی بد اخلاقی کے معنی کا خلاصہ ہے۔ آج ہمارے معاشروں میں پھیلنے والے فساد کا سرچشمہ درحقیقت بد اخلاقی ہی ہے، اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں، اور جب دو افراد اس رجحان کے بارے میں بات کریں تو اس میں اختلاف نہیں کرتے، بلکہ یہ وہ وبا ہے جو افسوس کے ساتھ ہمارے اسلامی معاشروں میں پھیل رہی ہے۔

اے اللہ کے بندو! بد اخلاقی سے بچاؤ کا ذریعہ کیا ہے؟ کیا اسکولوں میں طلبہ کو دیے جانے والے اخلاقیات کے اسباق بد اخلاقی سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں؟ ہم نے اور آپ نے جان لیا ہے کہ یہ روایتی سبق ہیں جو طلبہ کو پڑھائے جاتے ہیں، مگر ان سے طلبہ میں مزید گمراہی اور بگاڑ ہی بڑھتا ہے۔

کیا فلسفہ بد اخلاقی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے؟ اسلامی معاشروں نے فلسفے کی افادیت اور اس کے نتائج کو آزمایا اور اب بھی آزما رہے ہیں، مگر اس نے بد اخلاق لوگوں میں مزید گمراہی، حیرانی اور اپنی بری عادات میں مزید پختگی کے سوا کچھ نہیں بڑھایا۔

کیا فطری یا انسانی تاریخ کا مطالعہ بد اخلاقی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے؟ یہ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے، اس کے باوجود بد اخلاقی میں اضافہ ہی ہوتا ہے، اور آپ سب اسے دیکھ رہے ہیں۔

بد اخلاقی سے بچاؤ کا واحد ذریعہ **اللہ کی نگرانی (مراقبت)** ہے، یعنی بندے کا اپنی حیثیت کا یہ احساس کہ وہ اللہ عز و جل کا مملوک بندہ ہے، اور اس کا یہ یقین کہ اسے اللہ عز و جل کے سامنے بلا شک و شبہ ایک پیشی دینی ہے۔ ایک جامع بات میں کہوں تو: بد اخلاقی سے بچاؤ کا ذریعہ **اسلامی تربیت** ہے، جسے انسان بچپن ہی سے حاصل کرتا ہے۔ اس تربیت سے اس کی حیثیت واضح ہوتی ہے، اس کے ذہن میں اس دنیاوی زندگی کی حقیقتیں راسخ ہو جاتی ہیں جو وہ گزار رہا ہے، اور اس کے جذبات پر اللہ کی محبت، اس کا خوف اور اس کی حرمتوں کی تعظیم جیسے وجدانی احساسات چھا جاتے ہیں۔ یہی بد اخلاقی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا جب آپ نے فرمایا:

> حدیث
>
> **"مجھے اخلاقِ کریمانہ کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔"**

ذرا دیکھیے ان بری عادات کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی بعثت سے پہلے جزیرہ نمائے عرب میں چھائی ہوئی تھیں، اور وہ تمام صحابہ کرام، جن کے فضائل و مناقب سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے، اسلام سے پہلے بد اخلاقی کی مثال تھے۔ کس چیز نے انہیں پسندیدہ انسانی اخلاق کی بلندی تک پہنچایا؟ یہی وہ نگرانی ہے جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا – اسلامی تربیت۔ انہوں نے اپنے آپ کو پہچانا، اپنی حقیقی حیثیت پر قائم ہوئے، اس سفر کی حقیقت کو جانا جو اللہ عز و جل نے ان پر مقدر کیا تھا، اس انجام کو جانا جس کی طرف انہیں لازماً لوٹنا تھا، اوریوں وہ ایک حال سے دوسرے حال میں بدل گئے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، وہ ایک نئی مخلوق بن گئے۔

پس بد اخلاقی سے بچاؤ کا واحد ذریعہ، جو معاشرتی اقدار کو منہدم کرتی ہے اور قوانین و شرائع کی تاثیر کو مفلوج کر دیتی ہے، صرف اور صرف تربیت ہے – حقیقی اسلامی تربیت، جس کے ذریعے انسان کو بچپن ہی سے مؤثر انداز میں سنبھالا جاتا ہے۔

اے اللہ کے بندو! اس حقیقت میں کون شک کر سکتا ہے؟ تجربات نے اسے مثبت اور منفی دونوں طرح سے ثابت کیا ہے۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو ہم اسکولوں میں اسلامی تربیت کا حق کیوں کم کر رہے ہیں؟! جب یہ حقیقت آنکھوں کے سامنے واضح اور بصیرت کے سامنے روشن ہے، تو ہم وقتاً فوقتاً اس واحد ذریعۂ نجات کی توہین کے مظاہر کیوں دیکھتے ہیں، جو امت کو بد اخلاقی سے بچاتا ہے، جو اسے پسندیدہ انسانی اخلاق سے نوازتا ہے، اور پھر جو اس کے لیے ایک صحت مند تہذیبی انسانی معاشرے کی بنیادیں تعمیر کرتا ہے؟

جب ہم سب جانتے ہیں کہ وہ چیز جو انسان کو اپنے وعدے کا وفادار بناتی ہے جب وہ وعدہ کرے، وہ صحیح انسانی اخلاق ہے؛ وہ چیز جو انسان کو اس ذمہ داری میں امانت دار بناتی ہے جو اسے سونپی گئی ہو، تاکہ نہ وہ اس میں خیانت کرے اور نہ اس کے ذریعے لوگوں سے خیانت کرے، وہی صحیح انسانی اخلاق ہے؛ وہ چیز جو انسان کو اپنے وطن کے دفاع اور اپنی مقدسات کی حفاظت میں سچا بناتی ہے، وہی صحیح انسانی اخلاق ہے – تو پھر ہم اس اخلاق کے سرچشمے کو کیوں حقیر سمجھتے ہیں؟ اور اس اخلاق کا سرچشمہ ایک ہی ہے، اس کا کوئی دوسرا نہیں: مؤثر اسلامی تربیت، کیونکہ یہ منہجی اور تربوی طریقوں سے انسان کی ذات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔

کون نہیں جانتا کہ کسی کمپنی یا کارخانے کا مالک جب اسے اپنے خزانے کی نگرانی کے لیے کسی امانت دار ملازم کی ضرورت ہوتی ہے، تو وہ اس انسان کو صرف ایسے شخص کے ذریعے تلاش کرتا ہے جو اپنے دین کے لیے معروف ہو، جو راست بازی پر قائم رہنے کے لیے جانا جاتا ہو – چاہے اس کاروبار کا مالک خود ملحد ہی کیوں نہ ہو – کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایمانی تربیت کے سائے میں پروان چڑھنے والا یہ انسان، جو اللہ عز و جل کی نگرانی کا احساس رکھتا ہے اور اپنے رب سے ڈرتا ہے، یہ جانتا ہے کہ یہ انسان اس سے خیانت نہیں کرے گا، چوری

نہیں کرے گا، رشوت نہیں لے گا۔ اور ہم نے اس حقیقت کے کتنے ہی مظاہر دیکھے ہیں: کاروبار کا مالک خود گمراہ اور فاسق ہو سکتا ہے، یا کمپنی کا مالک بھی ایسا ہی ہو، لیکن وہ ایک ایسا سچا انسان چاہتا ہے جس پر بھروسا کیا جا سکے، جو اسے دھوکا نہ دے — وہ تمام لوگوں میں سے ایک ایسے شخص کی تلاش کرتا ہے جو مثالی اسلامی تربیت کے زیرِ سایہ پروان چڑھنے کے لیے معروف ہو۔

کیا ہمارے معاشروں میں کوئی بھی شخص، خواہ اس کا مرتبہ بلند ہو یا عام عوام میں سے ہو، اس میں شک کر سکتا ہے؟

لوگوں میں سے کوئی بھی اس حقیقت میں کبھی شک نہیں کرتا۔ یہی حقیقت ہے، اور اللہ کی کتاب اس حقیقت سے پہلے ہی اسے اعلانیہ اور واضح طور پر بیان کر چکی ہے:

سورۃ الانفال – آیت ۲۴

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے۔

اور یہاں "زندگی" کا لفظ زندگی کے تمام معنی شامل کیے ہوئے ہے — جب وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشے: تہذیبی زندگی، مثالی معاشرتی زندگی، عادلانہ زندگی —

سورۃ النحل – آیت ۹۷

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾

جو کوئی نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن ہو، تو ہم اسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

یہی فیصلہ ہے اور یہی حقیقت ہے، اور دونوں ایک دوسرے کی تصدیق اور تائید کرتے ہیں۔

میں دوبارہ کہتا ہوں: ہمارے اسکولوں میں دینی تربیت کے اسباق کی توہین کیوں کی جا رہی ہے؟ ہم ایک منصوبے سے دوسرے منصوبے کی طرف کیوں بڑھ رہے ہیں جو اس تربیت کی گھات میں ہے؟ گویا ہمارے معاشروں کو لاحق بد اخلاقی کافی نہیں، اور گویا ہمیں مزید ایسے وسائل کی ضرورت ہے جو قوانین کی تاثیر مفلوج کریں، شرائع کی تاثیر مفلوج کریں، عدل کے موازین مفلوج کریں۔ کیا ہمیں مزید کی ضرورت ہے؟ ہم سب ہر

موقع پر فساد کا شکوہ کرتے ہیں – یہ اب کوئی پوشیدہ راز نہیں رہا۔ آؤ ہم فساد کا سبب تلاش کریں؛ آؤ فلاسفہ سے پوچھیں، اخلاقیات پڑھنے والوں سے پوچھیں، لوگوں کے ہر طبقے سے پوچھیں: امت کو اس فساد سے کون سی چیز بچاتی ہے، اور کون سی چیز اسے گمراہی کے راستوں اور فساد کے مزید اسباب میں پھیلنے دیتی ہے؟

جواب وہی ہے جو میں نے آپ کو بتایا، ہر کوئی اسے جانتا ہے۔ فساد کی جڑوں کو ہر قسم سے اکھاڑ پھینکنے والا واحد ذریعہ – اور یہاں ان اقسام کے ذکر کی گنجائش نہیں – یہ واحد میدان **تربیت** ہے، قدیم ترین زمانوں سے آج تک۔ اور معاشروں کے قائدین اور علماء اپنے اختلافات کے باوجود اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تربیت معاشرے کی تعمیر کا پہلا ستون ہے۔ تربیت کیا ہے؟

تربیت وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے نفس کو عقل کے فیصلے کے تابع کیا جاتا ہے، یہی تربیت ہے۔ انسان اگر اس کی تربیت نہ کی جائے تو وہ اپنی حماقتوں کا غلام ہے، اپنی خواہشات اور جبلتوں کا غلام ہے، اپنی عقل کی آواز سننے سے دور ہے۔ کون سی چیز اسے اپنی عقل کے تابع ہونے اور اپنی حماقتوں سے آزاد ہونے پر آمادہ کرتی ہے؟ **تربیت۔**

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورة الاحزاب - آیت ٥٦

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورۃ النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔